حلف نامے کا منبرِ صدارت

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کا قومی اسمبلی کے اجلاس سے ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ء کو خطاب

جسمانی اور دماغی بیماریوں کی طرح اگر صدر میں اعتقادی بیماری بھی موجود ہو تو اسے منصب سے الگ کیا جا سکتا ہے

مولانا عبدالحق : جناب والا ! صدر کا عہدہ بڑا اہم ہوتا ہے ۔ وہ تمام ملک کا ذمہ دار اور نگران ہوتا ہے ۔ اس میں جب یہ کہا گیا ہے کہ جسمانی یا دماغی نااہلیت کی بناء پر اسے الگ کیا جا سکتا ہے تو میری گذارش یہ ہے کہ اس کے ساتھ ایک لفظ اعتقاد کی خرابی بھی آجائے اور صدر کے حلف اٹھانے میں جن اعتقادات کا ذکر ہے ان اعتقادات کو چھوڑ دینے کی صورت میں بھی اسے الگ کیا جانا چاہیئے ۔ گویا اس صورت میں بھی اس کو مستعفی ہونا پڑے گا یا اسے نااہل قرار دیا جائے گا تو جسمانی و دماغی بیماریوں کے علاوہ اگر اعتقادی امور حلف نامہ میں موجود ہیں ۔ اس کے خلاف اگر کوئی باتیں پائی جائیں تو اس کو الگ کر دیا جائے گا ۔

مولانا غلام غوث ہزاروی : حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے جو ترمیم فرمائی ہے ۔

مسٹر سپیکر : تقریر فرمائی ہے ، ترمیم کوئی نہیں ہے ۔

(حالانکہ یہ ترمیم نمبر ۴۸۴ تھی)

مولانا غلام غوث ہزاروی : انہوں نے جو تقریر فرمائی ہے کہ صدر کے لیے جہاں اور شرائط ہیں وہاں اعتقادی خرابی کی بھی شرط لگا دینی چاہیئے تو میں اس کی تائید کرتا ہوں ۔ عرض یہ ہے کہ جب صدر کے منصب کے لیے اس کو صدر بنانے کے لیے جس حلف کی ضرورت ہے ، اس حلف میں جو باتیں ہیں اس سے جب وہ مکر جائے اگر وہ غلطی کر جاتا ہے ، اسلامی اعتقادات کے خلاف کرتا ہے تو اس حلف کا فائدہ کیا ہوا ۔ اس کے علاوہ مسلمان کی شرط کا کیا ایسا ہی اصول ہے ۔ اب میری عرض ہے کہ نااہلیت کے لیے جب چند اور چیزیں مثلاً جسمانی دماغی خرابی ہیں اسی طرح اعتقادی خرابی جو حلف میں مذکور ہے اس کے خلاف کوئی عام بات نہیں کرتا جو حلف میں مذکور ہے جو شرائط صدر میں داخل ہے اگر اس کی خلاف ورزی ہو تو اس میں وہ بھی شامل ہونا چاہیئے ۔

مولانا عبدالحق کی یہ تقریر ان کی ترمیم نمبر ۴۸۵ پر تھی جس میں دفعہ ۴۶ کی شق میں ترمیم پیش کی گئی تھی کہ جسمانی دماغی نااہلیت کے علاوہ حلف نامے میں دیے گئے معتقدات بدل دینے یا نظریۂ پاکستان اسلام کی مخالفت میں شہرت پا لینے پر بھی برطرف کیا جاسکے گا ❋